

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	405 Code
Course Name:	Economics of Pakistan (معاشیات پاکستان)
Class:	BA/AD
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر: 03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔



واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 2

سوال نمبر 1: (الف) پاکستان میں مشینی کاشت کی ضرورت پر ایک نوٹ تحریر کیجئے۔

(ب) پاکستان میں غذائی خود کفالت کیسے ممکن ہے؟ تشریح کیجئے۔

(الف) پاکستان میں مشینی کاشت کی ضرورت

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، لیکن یہاں فی ایکڑ پیداوار دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے کسان اب بھی پرانے اور روایتی طریقوں (جیسے تیل اور بل) سے کاشتکاری کر رہے ہیں۔ موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے مشینی کاشت (Mechanized Farming) یعنی ٹریکٹر، ہارویسٹر، تھریشر اور جدید آبپاشی کے نظام کا استعمال انتہائی ضروری ہو چکا ہے۔ اس کی ضرورت کے اہم اسباب درج ذیل ہیں:

1. وقت اور مزدوری کی بچت: روایتی طریقوں سے فصل کی کٹائی اور گہائی میں کئی ہفتے لگ جاتے ہیں، جس سے اکثر فصلیں موسم کی خرابی (بارش، طوفان) کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں۔ مشینری کے ذریعے دنوں کا کام گھنٹوں میں ہو جاتا ہے۔
2. فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ: جدید مشینیں زمین کو گہرائی تک نرم کرتی ہیں جس سے بیج کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ نیز، بیج اور کھاد ڈالنے والی مشینیں بالکل صحیح مقدار اور گہرائی میں کام کرتی ہیں، جس سے پیداوار میں 20 سے 30 فیصد اضافہ ہوتا ہے۔
3. بھجڑ زمینوں کی آبادی: پاکستان میں لاکھوں ایکڑ زمین ناہموار اور بھجڑی ہے۔ جدید بلڈوزر اور لیزر لینڈ لیولر (Laser Leveler) کے ذریعے ان زمینوں کو ہموار کر کے کاشت کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔
4. پانی کا ضیاع روکنا: روایتی طریقے سے کھیتوں کو سیلاب کی طرح پانی دیا جاتا ہے جس سے پانی ضائع ہوتا ہے۔ مشینی کاشت کے تحت "ڈپ اریگیشن (Drip Irrigation)" اور اسپرنکلر (Sprinkler) کا استعمال پانی کی 50 فیصد تک بچت کرتا ہے۔

(ب) پاکستان میں غذائی خود کفالت کے حصول کے طریقے

پاکستان ایک نوزائیدہ غذائی بحران کا شکار ہے اور ہمیں گندم، دالیں اور ٹماٹر تک درآمد کرنے پڑتے ہیں۔ ملک کو غذائی طور پر خود کفیل (Self-Sufficient in Food) بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات کی تشریح ضروری ہے:

- اعلیٰ معیار کے بیجوں کی فراہمی: حکومت کو کسانوں کو ایسے ہائبرڈ بیج (Hybrid Seeds) فراہم کرنے چاہئیں جو بیماریوں کے خلاف مدافعت رکھتے ہوں اور کم پانی میں بھی زیادہ پیداوار دیں۔
- زرعی مدخل (Inputs) پر سبسڈی: کھاد، کیڑے مار ادویات اور ڈیزل کی قیمتیں عام کسان کی پہنچ سے باہر ہو چکی ہیں۔ حکومت اگر ان پر سبسڈی (رعایت) دے، تو کسان دل کھول کر فصل پر محنت کرے گا۔
- آسان زرعی قرضے: چھوٹے کسانوں کو سود سے پاک یا انتہائی کم شرح پر بینکوں سے قرضے دیے جائیں تاکہ وہ بروقت کھاد اور مشینری خرید سکیں۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](https://www.facebook.com/MrPakistani)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- جدید گوداموں (Cold Storages) کا قیام: پاکستان میں ہر سال 30 فیصد پھل اور سبزیاں مناسب اسٹوریج نہ ہونے کی وجہ سے گل سڑ جاتی ہیں۔ جدید کولڈ اسٹوریج بنا کر اس ضیاع کو روکا جاسکتا ہے۔
- سیم و تھور کا خاتمہ: ملک کی لاکھوں ایکڑ زرعی زمین سیم و تھور (Waterlogging & Salinity) کی وجہ سے خراب ہو چکی ہے۔ اس زمین کو واٹر چینلز اور خاص درخت لگا کر دوبارہ قابل کاشت بنانا ضروری ہے۔

سوال نمبر 2: پاکستان میں مشینی کاشت کی اہمیت اور زرعی ترقی پر اس کے اثرات کا جائزہ لیں۔

مشینی کاشت کی اہمیت

مشینی کاشت صرف ایک ضرورت ہی نہیں بلکہ پاکستان کی بقا اور معاشی خود مختاری کا ضامن ہے۔ پاکستان کی زراعت جب تک روایتی رہے گی، کسان غریب رہے گا اور ملک بیرونی امداد پر منحصر رہے گا۔ مشینری کا استعمال کسان کو ایک عام مزدور سے بدل کر ایک کاروباری منیجر بنا دیتا ہے، جو مارکیٹ کے تقاضوں کے مطابق پیداوار حاصل کرتا ہے۔

زرعی ترقی پر مشینی کاشت کے اثرات (تفصیلی جائزہ)

1- مثبت اثرات (Positive Impacts)

- فصلوں کی تعداد میں اضافہ: (Multiple Cropping) پہلے زمانے میں کسان زمین سے سال میں صرف ایک یا بمشکل دو فصلیں لے پاتا تھا کیونکہ کٹائی اور اگلی کاشت کے درمیان وقت بہت لگتا تھا۔ اب مشینوں کی مدد سے ایک فصل کٹنے ہی دوسری فصل کے لیے زمین چند گھنٹوں میں تیار ہو جاتی ہے، جس سے سال میں تین سے چار فصلیں لینا ممکن ہو گیا ہے۔
- پیداواری لاگت میں کمی: اگرچہ شروع میں مشین خریدنے پر زیادہ خرچہ آتا ہے، لیکن طویل مدت میں یہ مزدوروں کی اجرت اور وقت کی بچت کر کے فی من پیداواری لاگت کو بہت کم کر دیتا ہے، جس سے کسان کا منافع بڑھتا ہے۔
- زرعی صنعتوں (Agro-based Industries) کا فروغ: جب مشینی کاشت سے کپاس، گندم اور گنے کی بھرپور پیداوار ہوتی ہے، تو ملک کی ٹیکسٹائل ملوں، شوگر ملوں اور فلور ملوں کو سستا خام مال ملتا ہے، جس سے صنعتی ترقی تیز ہوتی ہے۔

2- منفی یا چیلنجنگ اثرات (Negative Sides)

- دیہی بیروزگاری میں اضافہ: ایک ہارویسٹر مشین یا ٹریکٹور مزدوروں کا کام اکیلے کر دیتی ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دیہی علاقوں کے بے زمین مزارعین اور مزدور بیکار ہو جاتے ہیں اور وہ روزگار کی تلاش میں شہروں کی طرف ہجرت (Migration) کرتے ہیں، جس سے شہروں پر آبادی کا دباؤ بڑھتا ہے۔
- چھوٹے کسانوں کے لیے ناقابل رسائی: پاکستان میں 80 فیصد سے زیادہ کسان ایسے ہیں جن کے پاس 5 ایکڑ سے کم زمین ہے۔ وہ مہنگے ٹریکٹور یا جدید مشینیں خریدنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اس لیے مشینی کاشت کا فائدہ صرف بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں کو پہنچتا ہے، جس سے امیر اور غریب کسان کا فرق مزید بڑھ جاتا ہے۔

مشینی کاشت کے اثرات کا تقابلی جدول (Table)



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مثبت اثرات	منفی / چیلنجنگ اثرات
نی ایکڑ پیداوار میں 30% تک کا تیز اضافہ	دیہی مزدوروں کی بیروزگاری اور شہروں کی طرف ہجرت
وقت کی بچت اور موسم کے نقصانات سے تحفظ	چھوٹے اور غریب کسانوں کی پہنچ سے باہر ہونا
نجر اور ناہموار زمینوں کا کاشت کے قابل بننا	مشینوں کے لیے ڈیزل اور پٹرول کی مہنگی لاگت
پانی کے ضیاع میں ڈپ اریگیشن سے کمی	پرزوں اور ہنرمند مکینوں کی دیہات میں عدم دستیابی

سوال نمبر 3: پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کی منڈی میں کیا کیا خامیاں ہیں اور وہ قومی پیداوار پر کس طرح غیر موافق اثرات ڈالتی ہیں؟

زرعی و کاروباری منڈی (Market) کی خامیاں

پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں منڈی کا نظام (Marketing System) انتہائی ناقص، غیر منظم اور استحصال پر مبنی ہے۔ کسان اور عام پروڈیوسر رات دن محنت کر کے چیز بناتا ہے، لیکن منڈی کی خامیوں کی وجہ سے اسے اس کا صحیح معاوضہ نہیں ملتا۔ اہم خامیاں درج ذیل ہیں:

1. آڑھتیوں اور مڈل مین (Middleman) کا کردار: یہ ہماری منڈی کی سب سے بڑی خرابی ہے۔ مڈل مین غریب کسان سے اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر فصل سے دامنوں خرید لیتا ہے اور شہر کی منڈی میں جا کر اسے کئی گنا مہنگے داموں بیچتا ہے۔ اصل منافع یہ اڑھتی کھاتے ہیں۔
2. ذرائع نقل و حمل کی اہتری: دیہات سے شہر کی بڑی منڈیوں تک سڑکیں کچی اور خراب ہیں۔ کرائے بہت زیادہ ہیں، جس کی وجہ سے چھوٹا کسان اپنی فصل شہر لانے کے بجائے گاؤں میں ہی سستے داموں بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔
3. معلومات منڈی (Market Information) کا نہ ہونا: کسانوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ شہر کی منڈی میں آج ان کی فصل کا کیاریٹ چل رہا ہے۔ وہ خریدار کے بتائے ہوئے ریٹ پر ہی یقین کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔
4. وزن اور پیمائش کے غلط طریقے: دیہی اور مضافاتی منڈیوں میں اب بھی وزن کے لیے روایتی اور ناقص طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، جہاں ڈنڈی مار کر کسان کو مال کم تو لایا جاتا ہے۔
5. ذخیرہ اندوزی اور اجارہ داری (Monopoly): چند بڑے تاجر مل کر مارکیٹ پر قبضہ کر لیتے ہیں اور مصنوعی کمی پیدا کر کے قیمتیں اپنی مرضی سے بڑھاتے اور گھٹاتے ہیں۔

قومی پیداوار پر غیر موافق اثرات



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](#)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

منڈی کی ان خامیوں کا ملکی معیشت اور مجموعی قومی پیداوار (National Production) پر انتہائی منفی اور غیر موافق اثر پڑتا ہے:

- کسان کا دل برداشتہ ہونا: جب کسان کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی گندم یا کپاس کی لاگت بھی پوری نہیں ہو رہی اور سارا منافع ڈل مین لے گیا، تو وہ اگلی بار اس فصل کی کاشت کم کر دیتا ہے، جس سے ملکی پیداوار گر جاتی ہے۔
- وسائل کا غلط استعمال: معلومات نہ ہونے کی وجہ سے تمام کسان ایک ہی جیسی فصل (مثلاً سب آلو یا سب ٹماٹر) اگا دیتے ہیں۔ مارکیٹ میں جب اس کی کثرت ہوتی ہے تو قیمتیں کوڑیوں کے دام آ جاتی ہیں اور فصل سڑکوں پر پھینکی پڑتی ہے، جس سے ملکی سرمائے کا ضیاع ہوتا ہے۔
- صنعتی خام مال کی کمی: جب کسان منڈی سے مایوس ہو کر کپاس یا گنے کی کاشت چھوڑتا ہے، تو ہماری ٹیکسٹائل اور شوگر انڈسٹری کو خام مال نہیں ملتا، کارخانے بند ہو جاتے ہیں اور قومی پیداوار (GDP) گر جاتی ہے۔

سوال نمبر 4: پاکستان میں ذرائع نقل و حمل اور ذرائع خبر رسائی کی اہمیت پر ایک نوٹ تحریر کیجئے۔

ذرائع نقل و حمل (Means of Transport) کی اہمیت

ذرائع نقل و حمل (سڑکیں، ریلوے، ہوائی سفر، اور بندر گاہیں) کسی بھی ملک کی معیشت میں وہی کردار ادا کرتے ہیں جو انسانی جسم میں خون کی رگیں کرتی ہیں۔ پاکستان جیسے وسیع ملک کے لیے ان کی اہمیت درج ذیل ہے:

- منڈیوں کا آپس میں ملاپ: سڑکیں اور ریلویز دیہات کے زرعی مال کو شہروں کے کارخانوں اور منڈیوں تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہیں۔ سی پیک (CPEC) کے تحت بننے والی موٹرویز اس کی بہترین مثال ہیں۔
- صنعتی ترقی: خام مال کو کانوں سے کارخانوں تک اور تیار مال کو کارخانوں سے دکانوں اور بندر گاہوں (جیسے کراچی اور گوادر) تک پہنچانے کے لیے تیز رفتار ٹرانسپورٹ ضروری ہے۔
- قیمتوں کا استحکام: اگر کسی علاقے میں گندم کی کمی ہو، تو ٹرانسپورٹ کے ذریعے دوسرے صوبے سے فوراً وہاں مال بھیج کر قیمتوں کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔
- روزگار اور سیاحت: نقل و حمل کا شعبہ لاکھوں لوگوں (ڈرائیورز، میکینکس، انجینئرز) کو روزگار دیتا ہے اور اس سے ملک میں سیاحت (Tourism) فروغ پاتی ہے، جو زرمبادلہ کا ذریعہ ہے۔

ذرائع خبر رسائی (Means of Communication) کی اہمیت

موجودہ دور ڈیجیٹل دور ہے۔ انٹرنیٹ، موبائل فون، ٹیلی ویژن اور ڈاک کا نظام معاشی فیصلوں کو تیز ترین بناتا ہے۔

- کاروباری فیصلے اور ای کامرس (E-commerce): آج تاجر گھر بیٹھے انٹرنیٹ کے ذریعے عالمی منڈیوں کے ریٹ دیکھ سکتے ہیں اور لاکھوں ڈالر کے سودے سیکنڈوں میں طے کر لیتے ہیں۔
- بینکاری اور آن لائن ٹرانزیکشنز: ذرائع ابلاغ کی وجہ سے بینکنگ سسٹم آسان ہو گیا ہے۔ پیسوں کی منتقلی سیکنڈوں میں ہو جاتی ہے، جس سے کاروبار کا پتھر (Velocity of Money) تیز ہوتا ہے۔
- کسانوں کی راہنمائی: ریڈیو، ٹی وی اور موبائل ایپس کے ذریعے کسانوں کو موسم کی صورت حال، فصلوں کی بیماریوں اور منڈی کے ریٹس کی فوری معلومات ملتی ہیں، جس سے وہ بڑے نقصان سے بچ جاتے ہیں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) زرعی قرضوں کی اہمیت اور ان کے اہم ذرائع

پاکستان کا عام کسان غریب ہے اور اس کے پاس فصل اگانے کے ابتدائی اخراجات کے لیے رقم نہیں ہوتی۔ اس لیے زرعی قرضے (Agricultural Credit) زراعت کی ترقی کے لیے آکسیجن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کسان کو وقت پر قرض نہ ملے، تو وہ اچھے بیج اور کھاد نہیں خرید سکتا، جس سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔

زرعی قرضوں کے اہم ذرائع (Sources)

1- غیر سرکاری / رواہتی ذرائع (Non-Institutional)

یہ پسماندہ ذرائع ہیں جن میں مقامی آڑھتی، زمیندار، دوست اور رشتہ دار شامل ہیں۔ آڑھتی کسان کو انتہائی منگے سود پر قرض دیتے ہیں اور شرط رکھتے ہیں کہ فصل بھی انہی کو سستے داموں بیچی جائے گی۔ یہ کسان کا شدید استحصال کرتے ہیں۔

2- سرکاری / ادارہ جاتی ذرائع (Institutional)

- زرعی ترقیاتی بینک (ZTBL): یہ پاکستان میں زرعی قرضے دینے والا سب سے بڑا سرکاری ادارہ ہے، جو کسانوں کو ٹریڈنگ، ٹیوب ویل اور کھاد کے لیے آسان اقساط پر طویل اور قلیل مدتی قرضے دیتا ہے۔
- تجارتی بینک اور مائیکرو فنانس بینک: اسٹیٹ بینک کی ہدایت پر اب نیشنل بینک، حبیب بینک اور خوشحالی بینک بھی کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کر رہے ہیں۔
- امدادی باہمی کی انجمنیں (Cooperative Societies): یہ دیہی سطح پر کسانوں کی اپنی چھوٹی انجمنیں ہوتی ہیں جو ممبران کی مدد کرتی ہیں۔

(ب) پاکستان میں بلحاظ عمر آبادی کی تقسیم اور اس کے معاشی اثرات

پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے، جسے معاشیات کی زبان میں "ڈیموگرافک ڈیویڈنڈ (Demographic Dividend)" یا آبادیاتی انعام کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں آبادی کو عمر کے لحاظ سے تین بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. بچے (14۳0 سال): یہ آبادی کا تقریباً 35 سے 40 فیصد ہیں، جو غیر پیداواری ہیں اور دوسروں پر انحصار کرتے ہیں۔
2. نوجوان / افرادی قوت (15-64 سال): یہ پاکستان کی اصل طاقت ہے جو کل آبادی کا تقریباً 55 سے 60 فیصد ہے۔ یہ کام کرنے والی آبادی ہے۔
3. بوڑھے افراد (65 سال سے اوپر): یہ تقریباً 4 سے 5 فیصد ہیں، جو ریٹائرڈ اور غیر پیداواری ہیں۔

معاشی اثرات (Economic Consequences)

- مثبت اثرات امکان: چونکہ پاکستان میں نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، اگر حکومت انہیں اچھی تعلیم، ٹیکنالوجی اور ہنر (Skill Development) فراہم کرے، تو یہ افرادی قوت ملک کی پیداوار کو آسمان پر لے جاسکتی ہے اور بیرون ملک جاکر اربوں ڈالر کا زرمبادلہ (Remittances) بھیج سکتی ہے۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](https://www.mrpakistani.com)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- منفی اثر (موجودہ صورتحال): اگر ان نوجوانوں کو نوکریاں اور ہنر نہ ملا، تو یہ "نوجوان آبادی" ملک کے لیے ایک بم بن جائے گی۔ بیروزگاری کی وجہ سے جرائم بڑھیں گے، مایوسی پھیلے گی اور یہ ملکی معیشت پر بوجھ بن جائیں گے۔ حکومت کا زیادہ تر پیسہ ان کے لیے اسکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر پر ہی خرچ ہو جائے گا اور بچت صفر ہے گی۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔